# نمازِ عشاء اور تراویح کی جماعت مسجد کے قریب گھر میں کروانا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd- 8257 تاریخ: 19-03-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے چاچو کا گھر اہلسنت و جماعت بریلوی مسجد سے تقریباً دو منٹ کی مسافت پر واقع ہے، ان کا بڑا بیٹا حافظ ہے، وہ اپنے گھر پر ہی رشتے داروں اور دوستوں کے ساتھ نمازِ تراویح کا اہتمام کرنا چاہتے ہیں تاکہ بچے کا حفظِ قرآن مضبوط رہے، جس کا طریقہ یہ ہوگا کہ نمازِ عشاء کی جماعت گھر پر ادا کر کے نمازِ تراویح شروع کر دی جائے گی، جبکہ مسجد میں بھی باقاعدہ نمازِ تراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ کیا یہ طریقہ شرعاً درست ہے؟ یا جو جائز طریقہ ہے، وہ بتا دیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ہر عاقل، بالغ اور بغیر مشقت مسجد میں پہنچنے پر قادر مسلمان مرد پر مسجد کی پہلی جماعت واجب ہے، جسے بلاعذر شرعی چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہے اور چونکہ دریافت کی گئی صورت میں مسجد سے دو منٹ کی مسافت پر رہنے والے عاقل، بالغ مرد حضرات بغیر مشقت کے آرام سے مسجد میں پہنچ سکتے ہیں، ان پر مسجد کی جماعت واجب ہے، اسے ترک کر کے اپنے گھر نمازِ عشاء کی جماعت

کروانا، ناجائز و گناہ ہے۔

البتہ مسجد میں نمازِ تراویح باجماعت ادا کرنا واجب نہیں، بلکہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی اگر اہل محلہ میں سے چند افراد مسجد میں باجماعت نمازِ تراویح ادا کرلیں، تو بقیہ سب سے مسجد کی جماعت ساقط ہو جائے گی اور اگر کسی نے بھی مسجد میں باجماعت تراویح ادا نہ کی، تو سب خلافِ سنت اور اساءت (بُرے عمل) کے مرتکب ہوں گے، لہذا اگر یہ حضرات مسجد میں نمازِ عشاء باجماعت ادا کرتے ہیں، لیکن مسجد میں ہونے والی نمازِ تراویح کی جماعت میں شرکت نہیں کرتے، بلکہ گھر جاکر نمازِ تراویح باجماعت ادا کرتے ہیں، تو اب وہ گنہگار یا خلافِ سنت و اساءت کے مرتکب نہیں ہوں گے، کیونکہ اہل محلہ میں سے بعض افراد کے مسجد میں نمازِ تراویح باجماعت ادا کرنے کی بنا پر بقیہ افراد سے جماعت ساقط ہو جاتی ہے۔

جماعت سے نماز پڑھنے کے بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ﴾ ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، پارہ 1، آیت 43)

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیرات احمدیہ میں ہے: "فالجماعۃ فی الصلوۃ الخمس واجبۃ بھذہ الایۃ" ترجمہ: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ پانچوں نمازوں میں جماعت واجب ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، تحت ھذہ الایۃ، ص 14، مطبوعہ لاھور)

مسجد کی جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لقد ھممت ان آمر المؤذن فیقیم ثم آمر رجلا یؤم الناس ثم اخذ شعلا من نار

فاحرق علی من لایخرج الی الصلاۃ بعد" ترجمہ: میرا جی چاہتا ہے کہ مؤذن کو اقامت کہنے کا حکم دوں اور پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کروائے اور میں آگ کی مشعل لوں اور جو (اذان ہو جانے کے بعد بھی) نماز کے لیے نہیں نکلے ان (کے گھروں) کو جلا دوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل العشاء، ج1، ص89، مطبوعہ کراچی)

سنن ابو داؤد میں ہے:" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لقد هممت أن آمر فتيتي فيجمعوا حزما من حطب، ثم آتي قوما يصلون في بيوتهم ليست بهم علة فأحرقها عليهم "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیوں کے گٹھر جمع کرنے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جو بغیر کسی عذر کے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرتے ہیں، جاؤں اور ان کے گھروں کو ان کے سمیت آگ لگا دوں۔

(سنن ابو داؤد، ج01، ص150، مطبوعہ المکتبۃ العصریہ، بیروت)

سنن نسائی میں ہے:" ما من ثلاثة في قرية ولا بدو لا تقام فيهم الصلاة إلا قد استحوذ عليهم الشيطان، فعليكم بالجماعة؛ فإنما يأكل الذئب القاصية، قال السائب: يعني بالجماعة الجماعة في الصلاة "ترجمہ: جس وقت کسی بستی یا جنگل میں تین افراد ہوں اور وہ نماز کی جماعت نہ کریں، تو سمجھ لو کہ ان لوگوں پر شیطان غالب آگیا ہے اور تم لوگ اپنے ذمہ جماعت سے نماز لازم کرلو، کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے، جو اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہو گئی ہو۔ حضرت سائب نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز باجماعت ہے۔

(سنن نسائی، ج01، ص106، مطبوعہ مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ، بیروت)

سنن دار قطنی میں ہے:"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:"لا صلاۃ لجار المسجد الا

فی المسجد" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں ہوتی ، مگر مسجد میں۔ (سنن دارقطنی، ج2، ص292، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

مسجد کی جماعت کے واجب ہونے کے بارے میں تبیین الحقائق، بحر الرائق، فتاوی ہندیہ اور بدائع الصنائع میں ہے، واللفظ للآخر: "فالجماعۃ انما تجب علی الرجال العاقلین الاحرار القادرین علیھا من غیر حرج" ترجمہ: نماز کی جماعت ان مردوں پر واجب ہے جو عاقل، آزاد اور بغیر کسی حرج کے مسجد میں پہنچنے پر قادر ہوں۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، ج1، ص384، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: "پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے، ایک وقت کا بھی بلاعذر ترک گناہ ہے۔"
(فتاوی رضویہ، ج7، ص194، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: "فرائض بے عذر قوی مقبول اگر حجرہ میں پڑھے اور مسجد میں نہ آئے گنہگار ہے، چند بار ایسا ہو، تو فاسق مردود الشہادۃ ہوگا۔"
(فتاوی رضویہ، ج7، ص393، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

جماعتِ تراویح کے سنت کفایہ ہونے کے بارے میں ھدایہ میں ہے: "والسنۃ فیھا الجماعۃ لکن علی وجہ الکفایۃ حتی لو امتنع اھل المسجد عن اقامتھا کانوا مسیئین ولو اقامھا البعض فالمتخلف عن الجماعۃ تارک للفضیلۃ" ترجمہ: اور تراویح باجماعت ادا کرنا سنتِ کفایہ ہے حتی کہ اگر (تمام) اہل مسجد نے جماعتِ تراویح کو ترک کردیا، توسب مرتکبِ اساءت ہوں گے اور اگر بعض نے جماعت قائم کی اور بعض جماعت سے پیچھے رہ گئے، تو پیچھے رہ جانے والے مسجد کی جماعت کی فضیلت کے تارک ہوئے۔ (ھدایہ، کتاب الصلاۃ، فصل فی قیام رمضان، ج01، ص157، مطبوعہ لاہور)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے :"والسنة اقامتها بجماعة لكن على الكفاية، فلو تركها أهل المسجد أساؤوا، و ان تخلف عن الجماعة أفراد و صلوا فی منازلهم لم یكونوا مسیئین" ترجمہ: تراویح کی جماعت قائم کرنا سنت ہے، لیکن کفایہ، پس اگر (تمام) اہل محلہ نے جماعت کو ترک کر دیا، تو اساءت کا ارتکاب کیا اور اگر چند افراد جماعت سے پیچھے رہ گئے اور اپنے گھر میں نماز پڑھی، تو وہ اساءت کے مرتکب نہیں ہوں گے۔

(اختیار لتعلیل المختار، کتاب الصلاۃ، ج01، ص94، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

غنیۃ المستملی میں ہے:"ان الجماعة فیها سنة على سبیل الكفایة، حتی لو ترک اهل محلة كلهم الجماعة وصلوا فی بیوتهم فقد تركوا السنة وقد اساؤوا فی ذلک وان اقیمت التراویح فی المسجد بالجماعة وتخلف عنها رجل من افراد الناس وصلی فی بیته فقد ترک الفضیلة لا السنة" ترجمہ: بیشک تراویح کی جماعت سنتِ کفایہ ہے، یہاں تک کہ اگر تمام اہل محلہ نے جماعت ترک کر دی اور اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھی، تو انہوں نے سنت کو ترک کر دیا اور اساءت یعنی برائی کے مرتکب ہوئے اور اگر مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھی گئی اور لوگوں میں سے کوئی شخص پیچھے رہ گیا اور اس نے اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ لی، تو اس نے مسجد کی جماعت کی فضیلت کو ترک کیا، نہ کہ سنت کو۔

(غنیۃ المستملی، صلوۃ التراویح، ص348، مطبوعہ کوئٹہ)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبــــــــــــــــــــہ**

**المتخصص فی الفقہ الاسلامی**

**عبدالرب شاکر عطاری قادری**

**26شعبان المعظم1444ھ/19مارچ2023**

**الجواب صحیح**

**مفتی محمد قاسم عطاری**



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے